احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 10

منگل 10 مارچ 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 10 مارچ 2015ء 18 جمادی الاول 1436 ہجری 10 امان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 57

دنیائے فانی

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکرو بلا کے سامنے

(درثمین)

آج نہیں اصل چیز تمہاری کل ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے

ہم آخرت کے لئے سرمایہ حیات جمع نہیں کرسکتے جب تک آج سے تیاری نہ شروع کردیں

فضا میں روحانی بیماریاں ہمیشہ پھیلی رہتی ہیں۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل اور علاج کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مارچ 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الحشر کی آیات 20,19 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ہر برائی اور گناہ کی وجہ انہیں معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے لیکن یہی بے احتیاطی انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول کر تقویٰ سے دور ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد زندگی پر کامل ایمان نہیں رہتا اور پھر اللہ تعالیٰ کی نظر میں مومن نہیں رہتا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ صرف دنیا کی ہی فکر میں نہ لگے رہو بلکہ جو اصل فکر کرنے والی چیز ہے وہ تمہاری کل ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ دنیا وعقبیٰ میں کامیابی کا گُر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کل کی فکر آج کرے، اس سے دنیا میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی سنوار پیدا ہوگا۔ قرآنی تعلیم ولتنظر نفس پر عمل کرنے سے نہ صرف انسان دنیا میں کامیاب ہوتا ہے بلکہ عقبیٰ میں بھی خدا کے فضل سے سرخرو ہوتا ہے۔ ہم کبھی آخرت کے لئے سرمایہ حیات جمع نہیں کرسکتے جب تک آج ہی سے اس دارالقرار کے لئے تیاری نہ شروع کردیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیت نکاح کے خطبہ میں بھی ہم پڑھتے ہیں۔ خطبہ نکاح کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مختلف امور کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو، اس بندھن کے ساتھ جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کا بھی خیال رکھو، سچائی کو اختیار کرو۔ اس کے ذریعہ سے نیک اعمال اور رشتے نبھانے کی تمہیں توفیق ملتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بھی نظر رہے گی۔ پھر صرف اپنی ذات تک ہی نہیں بلکہ اس وجہ سے اولاد بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوگی۔ پس اگر وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور اور عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے بلکہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف راہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ دنیا کے وسائل اور ضروریات کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ دنیا کے سہاروں کو اللہ تعالیٰ کے سہاروں پر لاشعوری طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اپنی سستیوں اور نااہلیوں کی وجہ سے اس دنیا کے مستقبل کو بھی اور اگلے جہان کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے، اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا، اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ مومن کو اپنے کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لیکر اپنے معاشرتی، کاروباری، ملکی اور بین الاقوامی تمام معاملات پر تقویٰ سے چلنے کی طرف توجہ دلا دی۔ کوئی ایسا طریق جس سے دھوکا دے کر فائدہ حاصل کیا جائے، دین سے اور ایمان سے دور لے جانے والا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا ابتلاء دنیاوی ابتلاؤں سے بہت زیادہ ہے جس کے نتیجے میں دنیا وآخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنی چاہئے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی میرے ہر کام پر نظر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ روحانی بیماری جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اس معاشرے میں مستقل فضا میں روحانی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل اور علاج کی بھی ضرورت ہے۔ مومن کو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی خشیت سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔ پس ہر وقت اپنے کاموں اور اپنی حالتوں کے تقویٰ پر چلتے ہوئے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ہیں جو ہمیں دنیا میں خدا تعالیٰ سے دور نظر آتے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے وجود کے ہی انکاری ہیں، دوسرے وہ لوگ جن کو حقیقی اور سچا ایمان تمام طاقتوں والے خدا پر نہیں ہے اور تیسرے وہ لوگ ہیں جو دنیاوی بکھیڑوں میں اس قدر ڈوب گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں، اس طرف توجہ نہیں کہ ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو بھلاتے ہیں وہ آخر کار ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کا اخلاقی انحطاط بھی ہوتا ہے اور روحانی تنزل بھی ہوتا ہے۔ اور آخر کار ذہنی سکون بھی جاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کو بھول جاؤ گے تو پھر خدا فرماتا ہے کہ فاسقوں میں شمار ہوگے اور فاسق وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والے ہیں اور اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔ فرمایا کہ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبر گیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صدسالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیمیلز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔ خورونوش 2۔ تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر ومرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل 25 لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہٰذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقاؐ کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جولوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتے ہیں وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں وہ ضرور خدا کی گرفت میں آئیں گے

ان کی یہ سازشیں اور کوششیں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا چلا جائے گا

اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں ایک اصولی بات بتا دی ہے کہ یہ حرکتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ تمہارا کام جہالت سے جواب دینے کی بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا ہے

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے درود شریف کی اہمیت، فوائد و برکات، درود کی حکمت اور درود پڑھنے کے صحیح طریق کا تذکرہ

درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی کے لئے ضروری ہے تا کہ خدا تعالیٰ کی آواز پر ہم لبیک کہنے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دعوے پر پورے اترنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش اور مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 جنوری 2015ء بمطابق 16 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الاحزاب کی آیت 57 تلاوت کی اور فرمایا:

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر اپنی رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔ اس کے فرشتے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعائیں دے رہے ہیں، اس کے لئے رحمت مانگ رہے ہیں۔ پس جب یہ صورتحال ہے تو وہ لوگ جو مختلف حیلے اور ہتھکنڈے استعمال کر کے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کو روکنا یا کم کرنا چاہتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔...... ان کی یہ سازشیں اور کوششیں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا چلا جائے گا اور اس زمانے میں تو اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے عاشق صادق کو بھیج کر (دین) کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کے نئے دروازے کھول دیئے ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے اس کی مدد کے سامان بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے خود فرما رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نہ پہلے کبھی کامیاب ہو سکے، نہ اب کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اس لئے اس کی تو ایک حقیقی (مومن) کو فکر ہی نہیں ہونی چاہئے کہ (دین) کو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کوئی دنیاوی کوشش نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ہاں جو کام اللہ تعالیٰ نے حقیقی (مومن) کے ذمہ لگایا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح وہ اور اس کے فرشتے اس نبی کے مقام کو اونچا کرنے کے لئے اس پر رحمت بھیج رہے ہیں تم اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے، کامل، مکمل اور آخری نبی پر بیشمار درود اور سلام بھیجو۔ پس یہ فرض ہے جو ایک حقیقی (مومن) کا ہے۔ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ترقی دیتے چلے جانے والوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی بات کے پیچھے چلتے ہوئے بیشمار درود اور سلام ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجیں۔

گزشتہ دنوں فرانس میں جو حالات ہوئے اور (-) کہلانے والوں نے ایک اخبار کے دفتر پر حملہ کر کے جو بارہ آدمیوں کو مار دیا اس کے بارے میں گزشتہ جمعہ میں مختصر ذکر کر کے مَیں نے احمدیوں کو، افرادِ جماعت کو درود پڑھنے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ......۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں ایک اصولی بات بتا دی ہے کہ یہ حرکتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ تمہارا کام ان لغویات میں پڑنے کے بجائے، اسی طرح جہالت سے جواب دینے کے بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا ہے۔ یہ ایک حقیقی (مومن) کا کام ہے۔ اس کا حق ادا کرو تو سمجھو کہ تم نے وہ فرض ادا کر دیا۔...... ان لوگوں میں ایسے انصاف پسند اور عقلمند بھی ہیں جنہوں نے اس رسالے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہودہ اظہار کو ناپسند کیا ہے اور ناپسند کرتے ہوئے اس کی انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ مثلاً اس رسالے جس کا نام چارلی ایبڈو (Charlie Hebdo) ہے

اس کے ابتدائی ممبر جن کا نام ہنری رسّل (Henri Roussel) ہے وہ کہتے ہیں کہ جو خاکے اس اخبار نے بنائے تھے وہ بھڑکانے والے تھے اور یہی وجہ ہے کہ اس غیر ذمہ دارانہ فعل کی وجہ سے ایڈیٹر نے اپنی ٹیم کو موت کے منہ میں دھکیل دیا اور کہتے ہیں کہ اس قسم کی باتیں ہماری بنیادی پالیسی کے خلاف تھیں جو یہ گزشتہ کئی سالوں سے کر رہے ہیں۔

اسی طرح پوپ نے بڑا اچھا بیان دیا ہے کہ آزادیٔ رائے کی کوئی حد ہونی چاہئے۔ آزادیٔ رائے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بالکل چھوٹ دے دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مذہب کا ایک وقار ہے اور اس کا احترام ضروری ہے اور کسی بھی مذہب کی عزت پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔ اپنی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے قریبی دوست (جو اُن کے دوروں کو آرگنائز کرتے ہیں) اگر وہ بھی میری ماں پر لعنت ڈالیں یا برا بھلا کہیں تو میرا ردّعمل یہی ہوگا کہ میں اس کے منہ پر مُکا ماروں گا اور ان کو مجھ سے اس ردّعمل کی توقع رکھنی چاہئے کہ مُکا ماروں گا۔ بہرحال ان کا کسی کے جذبات کو بھڑکانا غلط ہے اور انہوں نے جذبات کو بھڑکایا ہے اس لئے قصور ان کا ہے۔ پوپ نے بڑا حقیقی بیان دیا ہے......

اس مرتبہ یہ بھی پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اس واقعے کے بعد یوکے (UK) اور دنیا کے مختلف میڈیا نے جماعت سے بھی ہمارا ردّعمل یا مؤقف اس بارے میں پوچھا جس میں ہم نے اس قتل کے واقعے کے بارے میں بتایا...... بہرحال اس کے علاوہ کچھ تفصیلی باتیں پریس میں بیان ہوئی ہیں۔ یوکے (UK) میں سکائی نیوز (Sky News)، نیوز فائیو (News Five)، بی بی سی ریڈیو (BBC Radio)، ایل بی سی (LBC)، بی بی سی لیڈز (BBC Leeds) اور لنڈن لائیو (London Live)، پھر باہر کے ٹی وی ہیں، فاکس ٹی وی (Fox Tv) ہے، سی این این (CNN) ہے، کینیڈا کے اخبارات ہیں، اسی طرح یونان، آئرلینڈ، فرانس، امریکہ کے مختلف اخبارات ہیں۔ انہوں نے ہمارا مؤقف بیان کیا۔ ان کے سٹوڈیو میں جا کر بھی انٹرویو ہوئے ہیں اور اس ذریعے سے کئی ملین لوگوں تک (دین) کا حقیقی مؤقف اور تعلیم پہنچی ہے۔ اس میں یہاں امیر صاحب کا بھی انٹرویو ایک ٹی وی نے لیا تھا اور امام (بیت) فضل عطاء المجیب راشد صاحب کا بھی انٹرویو لیا تھا۔ اسی طرح امریکہ، کینیڈا، فرانس میں ہماری ٹیمیں ہیں، نمائندے ہیں۔ ان کے ٹیموں کے نمائندے شامل ہوئے۔ پریس کی ٹیم ہے اور ان کو سٹوڈیو میں بلا کر ان کے انٹرویو لئے گئے یا سوال کئے گئے۔ اخباروں نے ہمارے مضمون چھاپے، آرٹیکل چھاپے یا اس حوالے سے خبر دی۔ تو بہرحال اس ٹیم نے بھی ہر جگہ دنیا میں یوکے (UK) میں بھی اور امریکہ اور کینیڈا میں بھی حقیقی تعلیم پہنچانے کا اچھا حق ادا کیا ہے۔

کینیڈا کی ٹیم کے پریس کے رابطے اور خبروں پر وہاں کے ایک جرنلسٹ نے لکھا ہے کہ میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ احمدیہ (-) جماعت (-) میں ایک چھوٹا سا فرقہ ہے لیکن اس کے باوجود اتنی زیادہ ان کی طرف سے میڈیا میں کوریج ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اور انہوں نے صحیح پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ (دین) کی تعلیم کا صحیح رُخ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا کو بتانا ہے جو آپ سے سیکھا۔

اس کے ساتھ ایک احمدی کا ایک بہت بڑا کام اس طریق پر چلنا بھی ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ...... کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود اور سلام ایک جوش کے ساتھ بھیجو۔ گو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر ایک مومن کو حتی المقدور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور کیوں یا کس لئے کا سوال نہیں اٹھانا چاہئے۔ ظاہر ہے عموماً اٹھاتا بھی نہیں۔ جُوں جُوں کسی کا ایمان اور دینی معاملات کا علم اور دعاؤں کا فہم بڑھتا ہے حکم کی حکمت اور فوائد بھی نظر آنے لگ جاتے ہیں یا سمجھ آ جاتے ہیں۔ لیکن کچھ علم حاصل کر کے سیکھنا بھی (دینی) تعلیم کا ایک خوبصورت حصہ ہے۔ (دین) یہ بھی کہتا ہے کہ علم حاصل کرو اور سیکھو بھی اور یہ فہم اور ادراک حاصل کرنے کی کوشش بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بھی بڑھاؤ۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ یہ سیکھو تا کہ حکمت جلد سے جلد سمجھ آ جائے۔ نہ کہ اس انتظار میں رہو کہ آہستہ آہستہ سیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا فہم اور ادراک بھی حاصل ہو جائے اور پھر یہ فہم اور ادراک حاصل ہونے کی وجہ سے بہتر رنگ میں اس پر عمل ہو سکے۔

پس اس حوالے سے اس وقت میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش کروں گا جو درود شریف کی اہمیت اور اس کے فوائد کو بھی واضح کرتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس محبت کے تقاضے کی وجہ سے ہمارے دل اُس وقت چھلنی ہوتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی نازیبا الفاظ کہے جائیں یا کسی بھی طرح غلط رنگ میں آپ کی طرف کوئی بات منسوب کی جائے۔ لیکن اس محبت کا حقیقی اظہار اور اس کا فائدہ کس طرح ہوگا، اس بارے میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو اُن میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ ......حدیث نمبر 484)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کا اظہار جس کے نتیجے میں آپؐ کا قرب ملے درود شریف پڑھنے سے ہی ہے۔

پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے کہ تم درود بھیجو۔

(کنز العمال جزء اول صفحہ 254 کتاب الاذکار / قسم الاقوال حدیث نمبر 2225 دارالکتب العلمیة بیروت 2004ء)

پھر دعا کرنے کے صحیح طریق کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت فضالہ بن عبید روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور دعا کرتے ہوئے کہا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نماز پڑھنے والے تُو نے جلدی کی۔ چاہئے کہ جب تُو نماز پڑھے اور بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کرے۔ پھر مجھ پر درود بھیجے۔ پھر جو بھی دعا وہ چاہتا ہے مانگے۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ۔ کہ اے نماز پڑھنے والے دعا کر، قبول کی جائے گی۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فی جامع الصلوات عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم حدیث نمبر 3476)

پھر حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے، انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم حدیث نمبر 849)

پس یہ درود جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ کرتا ہے وہاں قبولیت دعا کے لئے بھی ضروری ہے اور اپنی بخشش کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تم درود نہ بھیجو اس میں سے کوئی حصہ بھی خدا تعالیٰ کے

حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ حدیث نمبر 486)

درود پڑھنے کے لئے کس طرح کوشش ہونی چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود اپنے ایک مرید کو لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں......اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو (ذاتی غرض کوئی نہ ہو) اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔''

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 535-534 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر درود کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔'' (جیسا کہ حدیث میں بھی آپؐ نے فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:) ''لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقۂ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے'' (جو ذاتی محبت کی وجہ سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ اس ذاتی محبت کے تعلق کی وجہ سے اس وجود کے چاہنے والے کے جسم کا ایک حصہ بن جاتا ہے) فرمایا کہ: ''پس جو فیضان شخص مَدْعُولَہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔'' (اللہ تعالیٰ کا جو فیض جس شخص کے لئے دعا کی جارہی ہے اس پر ہوتا ہے دعا کرنے والے پر بھی وہی فیض ہو جاتا ہے۔) اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والے کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتے ہیں۔''

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 535 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس ہمیں چاہئے کہ یہ ذاتی جوش پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

پھر درود شریف پڑھنے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ:

''ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (-) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم درود اور سلام بھیجو نبی پر۔'' فرمایا کہ ''اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔'' (ان کو محدود کرنے کے لئے کوئی خاص لفظ نہیں فرمایا۔) ''لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ (کہ اس کی کوئی حد مقرر کی جائے۔ اس سے وہ باہر تھی۔) ''اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 730، تحفہ سالانہ یا رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 51-50۔ ملفوظات جلد اوّل صفحہ 24-23۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے، حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے (یعنی محبت میں بڑھنے کے لئے اور اس کی تجدید کرنے کے لئے) ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا۔ تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ میں آجائے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور احسان کو مدِّنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔''

(ریویو آف ریلیجنز جنوری 1904ء جلد 3 نمبر 1 صفحہ 15-14)

یہ مدارج وغیرہ کی ترقی کیسے ہوتی ہے؟ یہ بھی بتاؤں گا آگے جاکے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے'' (اُن دنوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط باتیں کی جاتی تھیں جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ) ''ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے (دین) کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلے کو قائم کیا۔ ......'' جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کی صورت میں کیا ہے'' (یعنی جماعت احمدیہ کی صورت میں) پس ہمارا یہ اور بھی زیادہ فرض بن جاتا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔......''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 14-13۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی کے لئے ضروری ہے تاکہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کی آواز پر ہم لبیک کہنے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دعوے پر پورے اترنے والے ہوں۔ صرف نعروں اور جلوسوں سے یہ محبت کا حق ادا نہیں ہوگا ......۔ اس محبت کا حق ادا کرنے کے لئے آج ہر احمدی کروڑوں کروڑ درود اور سلام اپنے دل کے درد کے ساتھ ملا کر عرش پر پہنچائے۔ یہ درود بندوقوں کی گولیوں سے زیادہ دشمن کے خاتمے میں کام آئے گا۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ درود پڑھنے کا طریق کیا ہے آپ اپنے ایک خط میں جو آپ نے اپنے ایک مرید کو لکھا، فرماتے ہیں کہ: ''یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے بکلی پاک ہو جائے۔'' (جو عمل بھی ہے صرف رسم نہ ہو اور عادت نہ ہو) اور دلی محبت کے پاک فوارے سے جوش مارے۔'' (اس کا رسم اور عادت کا گند جو ہے رسم اور عادت کا اس سے پاک کریں اور دل سے نکلنے والی محبت جو ہے وہ فوارے کی طرح پھوٹ رہی ہو۔ فرمایا) ''مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں'' فرمایا کہ: ''بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجے تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔'' (یہ محبت ایسی ہو کہ بہت سوچنے کے بعد بھی کبھی دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو سکے کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسا تھا جس سے ایسی محبت پیدا ہو سکے، نہ

کبھی آئندہ پیدا ہو سکتا ہے جس سے اس شدت سے محبت کی جا سکے یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا)''اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں گے جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کرسکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔''(یہ صورت کس طرح پیدا ہوگی کہ جو کچھ مصیبتیں پہلے اٹھائی جا سکتی ہیں یا کوئی عقل تجویز کرسکتی ہے کہ یہ مشکلیں پیدا ہو سکتی ہیں دلی سچائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وہ مشکلات اور مصیبتیں اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے۔فرمایا)''اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کرسکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے۔اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کرسکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو۔اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔اور جب یہ مذہب قائم ہوگیا۔''(اس طرح ایمان ترقی کرگیا)''تو درود شریف جیسا کہ مَیں نے زبانی بھی سمجھایا ہے''(آپ اس مرید کو لکھ رہے ہیں)''اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اُس عالم میں ظاہر کرے۔یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے۔''(بڑے دل کی گہرائی سے ہونی چاہئے، توجہ سے ہونی چاہئے)''جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا۔''(اس سوچ میں نہیں درود بھیجنا، نہ دعا کرنی ہے کہ مجھے کوئی ثواب ہوگا یا درجہ ملے گا)''بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہئے اور دن رات دوام توجہ چاہئے۔یہاں تک کہ کوئی مراد اپنی دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔''(مستقل مزاجی سے کام کریں۔)''پس جب اس طور پہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشے میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جاوے۔''

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 523-522 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 10 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر دعاؤں اور درود کے لئے کوشش کے بارے میں اپنے ایک مرید کو ایک خط میں آپ فرماتے ہیں کہ:''نماز تہجد اور اوراد معمولی میں آپ مشغول رہیں۔تہجد میں بہت سے برکات ہیں۔بیکاری کچھ چیز نہیں۔بیکار اور آرام پسند کچھ وزن نہیں رکھتا۔'' پھر فرمایا''(-)(العنکبوت:70)''(کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو میرے رستے میں جہاد کرے گا اس کو ہم اپنے رستوں کی ہدایت دیں گے۔فرمایا کہ)''درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ......''فرمایا:''جو الفاظ ایک پرہیزگار کے منہ سے نکلتے ہیں ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔پس خیال کر لینا چاہئے کہ جو پرہیزگاروں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے۔اس کے منہ سے جو لفظ نکلے ہیں''(یعنی یہ درود شریف کے الفاظ جو بھی پڑھے گئے ہیں)''وہ کس قدر متبرک ہوں گے۔غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔یہی اس عاجز کا وِرد ہے۔''(یعنی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہی اس عاجز کا ورد ہے)''اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جاوے۔''

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 526 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 13 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

اللہ تعالیٰ یہ روح ہم سب میں پیدا کرے۔ہمارے دل سے ایسا درود نکلے جو عرش پر پہنچے اور ہمیں بھی اس سے سیراب کرے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو درود پڑھتے ہیں اور بڑے درد سے پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس کے فیض کے نظارے بھی دکھاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ اس طرح درود پڑھنے والوں کی جماعت میں تعداد بڑھتی چلی جائے جس کا فائدہ جماعتی طور پر بھی ہوگا، جماعتی ترقی میں بھی ہوگا۔حضرت مصلح موعود کا ایک درود کا انداز مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔گو ہم میں سے بعض اس کے قریب قریب پڑھتے ہیں لیکن یہ ایسا انداز ہے جو مَیں آپ کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں جس سے درود کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذاتی محبت میں ایک نئے رنگ میں اضافہ ہوتا ہے اور جماعتی ترقی کے لئے بھی دعا کا ادراک پیدا ہوتا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ:''جب ہم دوسرے کے لئے دعا کرتے ہیں تو یہ دعا ایک رنگ میں ہمارے لئے بھی بلندیٔ درجات کا موجب بنتی ہے چنانچہ ہم جب درود پڑھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند ہوتے ہیں وہاں ہمارے درجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اُن کو انعام مل کر پھر اُن کے واسطے سے ہم تک پہنچتا ہے۔اس کی مثال ایسی ہے جیسے چھلنی میں کوئی چیز ڈالو تو وہ اس میں سے نکل کر نیچے جو کپڑا پڑا ہوا اس میں بھی آ گرتی ہے...... پہلے خدا اُن کو اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے اور پھر وہ برکات ان کے توسط اور ان کے طفیل سے ہمیں ملتی ہیں۔جب ہم درود پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج کو بلند فرماتا ہے تو لازماً خدا تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ تحفہ فلاں مومن کی طرف سے آیا ہے۔''(یہ درود کا تحفہ جو دل سے پڑھا گیا ہے یہ فلاں مومن کی طرف سے آیا ہے)''اس پر ان کے دل میں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں) ہمارے متعلق دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا کی وجہ سے ہمیں اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے۔''

فرمایا کہ''میں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ جب بھی میں حضرت مسیح موعود کی قبر پر دعا کرنے کے لئے آتا ہوں مَیں نے یہ طریق رکھا ہوا ہے کہ پہلے مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کیا کرتا ہوں۔پھر حضرت مسیح موعود کے لئے دعا کرتا ہوں۔اور دعا یہ کرتا ہوں کہ یا اللہ! میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو مَیں اپنے ان بزرگوں کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرسکوں۔میرے پاس جو چیزیں ہیں وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔البتہ تیرے پاس سب کچھ ہے اس لئے میں تجھ سے دعا اور التجا کرتا ہوں کہ تُو مجھ پر احسان فرما کر میری طرف سے انہیں جنت میں کوئی ایسا تحفہ عطا فرما جو اس سے پہلے انہیں جنت میں نہ ملا ہو۔تو وہ ضرور پوچھتے ہیں کہ یا اللہ یہ تحفہ کس کی طرف سے آیا''(جب اللہ تعالیٰ تحفہ دے گا تو وہ ضرور پوچھیں گے کہ یہ تحفہ کس کی طرف سے آیا)''اور جب خدا انہیں یہ بتاتا ہے کہ کس کی طرف سے آیا تو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس طرح دعا کرنے والے کے مدارج بھی بلند ہوتے ہیں اور یہ بات قرآن اور احادیث سے ثابت ہے۔(دین) کا مسلمہ اصل ہے اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ دعائیں مرنے والے کو ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں۔قرآن کریم نے بھی فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ (النساء:87) کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جب تمہیں کوئی شخص تحفہ پیش کرے تو تم اس سے بہتر تحفہ اسے دو۔ورنہ کم از کم اتنا تحفہ تو ضرور دو جتنا اس نے دیا۔قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود کے لئے دعا کریں گے اور ان پر درود اور سلام بھیجیں گے تو خدا تعالیٰ ہماری طرف سے اس دعا کے نتیجے میں انہیں کوئی تحفہ پیش کردے گا۔ہم نہیں جانتے کہ جنت میں کیا کیا نعمتیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو ان نعمتوں کو خوب جانتا ہے اس لئے جب ہم دعا کریں گے کہ الٰہی! تُو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسا تحفہ دے جو اس سے پہلے انہیں نہ ملا ہو تو یہ لازمی بات ہے کہ جب وہ تحفہ انہیں دیا جاتا ہوگا تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی بتایا جاتا ہوگا کہ یہ فلاں شخص کی طرف سے تحفہ ہے۔پھر کس طرح ہوسکتا ہے کہ اس علم کے بعد وہ چُپ کرکے بیٹھے رہیں اور تحفہ بھجوانے والے کے لئے دعا نہ کریں۔ایسے موقع پر بے اختیار ان کی روح اللہ تعالیٰ کے آستانے پر گر جائے گی اور اور کہے گی کہ اے خدا! اب تو ہماری طرف سے اس کو

بہتر جزاء عطا فرما۔ اس طرح فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ ۔ کے مطابق وہ دعا پھر درود بھیجنے والے کی طرف لوٹ آئے گی اور اس کے درجہ کی بلندی کا باعث ہوگی۔ پس یہ ذریعہ ہے جس سے بغیر اس کے کہ کوئی مشرکانہ حرکت ہو ہم خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور قوم بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ گویا قومی اور فردی دونوں فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔“

(مزار حضرت مسیح موعود پر دعا اور اس کی حکمت، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 190 تا 192)

اس طرح درود پڑھنے اور جواب دینے سے۔ پس یہ طریق ایسا ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اس سے جماعتی ترقی کے بھی راستے کھلتے ہیں اور جب جماعت ترقی کرے گی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کی تعداد بڑھے گی تو مخالفین کی تعداد بھی گھٹتی چلی جائے گی۔

اس کے علاوہ ایک اَور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں؟ تو اس بارے میں لغت میں اس طرح وضاحت ہے کہ لغوی اعتبار سے اَلصَّلٰوۃ کا مطلب اَلتَّعْظِیْم بھی ہے۔ اس بناء پر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی دعا کے یہ معنی ہوں گے کہ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں تو ان کا ذکر بلند کر کے اور ان کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر اور ان کی شریعت کے لئے بقاء اور دوام مقدر کر کے عظمت عطا فرما جبکہ آخرت میں ان کی امت کے حق میں شفاعت کو قبول فرما کے اور ان کے اجر و ثواب کو کئی گنا بڑھا کر دینے کے ذریعہ سے انہیں عظمت سے ہمکنار فرما۔

اس کا حضرت مسیح موعود کے اقتباسات میں بھی بعض فقروں میں ان کا تفصیلی ذکر اس طرح آ چکا ہے لیکن لغت کے معنی سے نہیں۔

پھر آگے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے متعلق حدیث میں بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ آئے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب قوله ان تبدوا شيئًا او تخفوه...... حدیث نمبر 4797)

اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! تو نے جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو ان کے لئے قائم فرما دے اور اس کو ہمیشگی اور دوام بخش۔ ہمیشہ قائم رہنے والی ہو۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ میں آپ کی شریعت کے غلبے اور ہمیشہ قائم رہنے اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت سے فیض پانے کی دعا ہے اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور شان اور بزرگی کے ہمیشہ قائم رہنے کے لئے دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صَرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان کا جو 10 جنوری 2015ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (-) مرحوم محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ مدرسہ احمدیہ سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ قادیان میں حسب ذیل عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ شعبہ درویشی میں آپ قادیان کے محلہ احمدیہ میں جنرل سیکرٹری رہے۔ پھر لمبا عرصہ نائب ناظر دعوت و (دعوت الی اللہ) اور معاون ناظر اعلیٰ رہے۔ اس کے علاوہ ناظم جائیداد، قاضی سلسلہ، آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، نائب صدر انصار اللہ رہے۔ مولوی صاحب مرحوم کا ایک مضمون جو ”داستان درویش بزبان درویش“ کے نام سے ”رسالہ مشکوٰۃ“ کے شمارہ میں نومبر 2003ء میں شائع ہوا تھا اس میں موصوف نے بیان کیا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جو ہمیں مدرسہ احمدیہ میں اوپر کی کلاس میں حدیث شریف پڑھاتے تھے اور مجھ سے بہت محبت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ مصر جا کر تعلیم حاصل کرنے کی درخواست دے دو۔ انتظامیہ کو میں نے درخواست دے دی تو جواب آیا کہ پاسپورٹ بنوانے کے لئے جس کے پاس پیسے نہیں وہ مصر کیا لینے جائے گا۔ یہ بات میں نے حضرت میر صاحب کو بتا دی۔ کہتے ہیں دو دن کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب آئے ہیں اور کہتے ہیں ”عبدالقادر مصر“۔ یہ خواب بھی میں نے حضرت میر صاحب کو سنا دی۔ اتفاق یہ ہوا کہ دوسری جنگ عظیم کا زمانہ تھا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے نوجوان بھرتی کرائے جا رہے تھے۔ مَیں جماعت کی طرف سے چلا گیا اور فوج میں محکمہ سپلائی میں بھرتی ہو گیا۔ فوجیوں کو آرام کی خاطر ہفتہ عشرہ کی چھٹیاں بھی ملتی تھیں۔ اس طرح فوج میں جا کے یہ وہاں مصر بھی پہنچ گئے۔ تو کہتے ہیں بہرحال خاکسار نے چھٹیاں گزارنے کے لئے بجائے ہندوستان آنے کے وہاں سے روم جانا پسند کیا۔ وہاں گرجا گھر کے ساتھ ہی دائیں طرف ایک وسیع ہال بنا ہوا تھا۔ میرے دریافت کرنے پر لوگوں نے بتایا کہ ہفتے میں ایک دفعہ سوموار کے دن یہاں پوپ صاحب خطاب کرتے ہیں اور معتقدین ان کا درشن کرتے ہیں۔ پوپ وہاں روم میں آتے ہیں۔ کہتے ہیں سوموار کا دن تھا مَیں بھی ہال میں چلا گیا۔ وہاں لوگ ہال میں دائرہ بنائے کھڑے تھے۔ جنگ کے زمانے کی وجہ سے پوپ صاحب نے امن عالم کی بابت خطاب دیا اور پھر حاضرین کے قریب سے گزرتے ہوئے واپس تشریف لے جا رہے تھے تو کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے قریب سے گزرتے ہوئے ان کی جانب اپنے دونوں ہاتھ مصافحے کے لئے بڑھا دیئے۔ پوپ صاحب نے بھی اپنے ہاتھ میرے ہاتھوں میں دے دیئے اور رُک گئے۔ مَیں نے ان کا ہاتھ تھام کر (دین) کا پیغام دیا۔ حضرت مسیح کی آمد ثانی کی بابت بتایا کہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے انہیں قبول کیا ہے اور آپ کو بھی قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ تو پوپ کو یہ پیغام انہوں نے پہنچا دیا۔ کہتے ہیں انہوں نے میری باتیں سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ بعد میں تمام زائرین امریکن اور یورپین میرے گرد جمع ہو گئے اور میری جرأت کی داد دینے لگے۔ میں نے انہیں بھی (دعوت الی اللہ) کی اور پوپ صاحب سے ملاقات کی تفصیل حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں تحریر کر دی۔ پوپ کی (-) کا ذکر تاریخ احمدیت جلد دہم میں حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں ”پوپ کو (دعوت الی اللہ)“ کے نام سے مذکور ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 550-549 مع حاشیہ)

آپ نے اس مضمون میں اپنی قبولیت دعا اور الٰہی تصرف کے تین ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے ہیں۔ آپ کو 1969ء میں حج کی توفیق بھی ملی۔ مرحوم کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ سب کو ہی باوجود معاشی تنگی کے اعلیٰ تعلیم دلائی۔ سبھی بیرونی ممالک میں مقیم ہیں۔ بڑے بیٹے اسماعیل نوری صاحب کو جرمنی میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ دورِ درویشی میں یہ پیدا ہوئے۔ پہلے بیٹے تھے۔ یہ لکھا ہے کہ ان کی اہلیہ کئی سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ خود اکیلے رہتے تھے۔ اس لئے بیٹیوں نے ان کو جرمنی آنے کے لئے کہا۔ آپ نے کہا کہ آئندہ ایسی بات مجھ سے نہ کرنا۔ سالہا سال اکیلے ہی قادیان میں زندگی گزاری اور آخری دم تک عہد درویشی کو نبھانے کی سعادت پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ قادیان بہشتی مقبرہ میں قطعہ درویشاں میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کا ہے جو درویش قادیان تھے۔ 3 جنوری 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ (-) آپ کے والد مکرم شفیع احمد صاحب مرحوم مودھا (یوپی) کے صدر جماعت تھے۔ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کہ 1947ء کے بعد تقسیم ملک کے حالات کی وجہ سے پاکستان میں شادیاں کروانا مشکل ہو رہا ہے اس لئے درویشان ہندوستان میں شادیاں کروا لیں۔ اس کی تعمیل میں مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی کو یوپی (UP) سے یہ رشتہ 1951ء میں ملا۔ مرحومہ مبارکہ بیگم صاحبہ صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند تھیں، نیک اور مخلص

خاتون تھیں۔ جماعتی تحریک پر اپنا زیور چندہ میں ادا کر دیا۔ لمبے صبر آزما درویشی دور میں اپنے خاوند کے ساتھ نہایت صبر اور شکر کے ساتھ گزارا کیا۔ ہر قسم کے حالات میں ان کا ساتھ دیا۔ اب تو اللہ کے فضل سے حالات بڑے بہتر ہیں۔ شروع زمانہ درویشوں کا بہت تنگی کا زمانہ تھا۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان ہیں اور صدر مینجمنٹ کمیٹی فضل عمر پریس کے ہیں۔ واقف زندگی ہیں۔ دوسرے بیٹے میڈیکل پریکٹس کرتے ہیں۔ تین بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ دو بیٹیاں ان کے پاس وفات کے وقت موجود تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرے میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد میں نسل میں بھی احمدیت نہ صرف جاری رہے بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں، ایمان و ایقان میں ترقی کرنے والے ہوں۔

☆......☆......☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 فروری 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب لندن مورخہ 14 فروری 2015ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ بہت نیک، دعا گو، مہمان نواز، ملنسار، غریبوں کی مدد کرنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کیساتھ والہانہ تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم مولوی محمد صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری کے بڑے بھائی محترم چوہدری محمد رشید صاحب کی بہو تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم عبداللطیف صاحب سندھی

مکرم عبداللطیف سندھی صاحب ابن مکرم عبدالرحیم سندھی صاحب درویش قادیان مورخہ 21 جنوری 2015ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ درویشی کے آغاز میں اپنے درویش والد صاحب کے ساتھ بہت تنگدستی میں محنت کر کے گزارا کیا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اپنی بہنوں اور والدہ کی بھی ذمہ داری بخوبی نبھائی۔ اپنی ریٹائرمنٹ تک نظارت تعمیرات کے تحت بڑی محنت سے گھروں میں نلکے لگوانے اور بجلی کے کام کیا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان اور اجتماعات خدام وانصار کے موقعہ پر لوائے احمدیت پر پہرہ کی ڈیوٹی بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا کرتے تھے۔ آپ دو سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دونوں بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم عبدالعلیم آفتاب صاحب مربی سلسلہ اور دوسرے صدر انجمن قادیان میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم شیخ رحمت علی صاحب

مکرم شیخ رحمت علی صاحب ابن مکرم شیخ محمد بشیر صاحب حلقہ دہلی دروازہ لاہور مورخہ 31/ اگست 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو لمبا عرصہ صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ جماعتی کاموں کو نہایت دلجمعی سے سرانجام دیتے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے ایک نیک اور مخلص بزرگ تھے۔ جماعت سے گہری وابستگی اور اطاعت نظام ان کے نمایاں وصف تھے۔ مالی تحریکات اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

مکرمہ سنبل آرزو مبشر صاحبہ

مکرمہ سنبل آرزو مبشر صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد خان صاحب جرمنی مورخہ 3 جولائی 2014ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ اڑھائی سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ یہ تمام عرصہ بڑے صبر و حوصلہ سے گزارا۔ آپ کا جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ خلیفہ وقت سے ملاقات کی بہت خواہش تھی۔ ہر ایک کی ہمدرد، چندہ جات میں باقاعدہ، غریب پرور، عزیزوں سے صلہ رحمی کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو واقفات نو بچیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد ڈار صاحب ربوہ مورخہ 19/ اگست 2014ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نیک، خلافت سے محبت رکھنے والی، نظام جماعت کی اطاعت گزار اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرمہ سلیم اختر صاحبہ

مکرمہ سلیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب جرمنی مورخہ 22۔ اگست 2014ء کو طویل علالت کے بعد 72 سال کی عمر وفات پا گئیں۔ آپ نہایت سادہ مزاج، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم میاں الحاج محمد حسین مختار صاحب

مکرم میاں الحاج محمد حسین مختار صاحب کوارٹرز سیدنا بلال ربوہ مورخہ 3 نومبر 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1968ء میں آزاد کشمیر سے کراچی شفٹ ہوئے اور پھر سعودی عرب چلے گئے۔ کراچی میں آڈیٹر اور سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید کی حیثیت سے آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت مخلص کارکن تھے۔ آپ کو دو حج اور 16 عمرے کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم چوہدری محمد امین صاحب

مکرم چوہدری محمد امین صاحب آف فیصل آباد حال ربوہ مورخہ 17/ اکتوبر 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 19 سال حلقہ کریم نگر فیصل آباد میں مقیم رہے۔ اس دوران آپ سٹیٹ لائف انشورنس کے زونل ہیڈ کے عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کرتے تھے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ جھنگ کے فعال ممبر تھے۔ بہت ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔

مکرم مبارک احمد کلیم صاحب

مکرم مبارک احمد کلیم صاحب ربوہ مورخہ یکم نومبر 2014ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے دفتر PS، دفتر تعمیر اور دفتر صدر عمومی میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے 43 سال خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، دعا گو، صابر، چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم طارق محمود بسراء صاحب ایڈووکیٹ

مکرم طارق محمود بسراء صاحب ایڈووکیٹ ربوہ مورخہ 25 نومبر 2014ء کو 52 سال کی عمر وفات پا گئے۔ آپ نائب صدر محلّہ اور زعیم انصار اللہ محلّہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ دارالقضاء میں وکیل کے طور پر نیز محلّہ میں سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نمازوں کے پابند، تلاوت قرآن کریم کرنے والے، بہت ملنسار، خوش اخلاق، چندہ جات میں باقاعدہ، بڑے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ماسٹر شاہ دین صاحب مرحوم برمنگھم مورخہ 30 نومبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو چک نمبر RB-219 گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد میں صدر جماعت اور دیگر مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ محترم مولانا غلام باری سیف صاحب مرحوم کے داماد اور مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بہنوئی تھے۔ آپ انتہائی شریف النفس، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم طفیل محمد چوہدری صاحب سیالکوٹ مورخہ 31 دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت چوہدری الٰہی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ شوہر کے غیر (از جماعت) ہونے کے باوجود ہمیشہ بچوں کا جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کے لئے کوشاں رہیں اور انہیں بار بار ربوہ لے کر جاتی رہیں۔ آپ کی دعاؤں اور اعلیٰ نمونہ کے نتیجہ میں آپ کے شوہر نے بھی 25/30 سال بعد ایک خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کر لی۔ آپ نے اپنے پانچ بچوں میں سے چار بچوں کی بھی بیعت کروائی۔ آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی اور عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبداللطیف اٹھوال صاحب

مکرم عبداللطیف اٹھوال صاحب میر پور خاص سندھ مورخہ 8 جنوری 2015ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور بزرگان سلسلہ سے دینی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ جوانی کی عمر میں حضرت مصلح موعود کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے فرقان فورس میں شمولیت اختیار کی۔ بعدازاں سندھ میں آباد ہوگئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ شریف آباد میں کچھ عرصہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ احمد آباد سانگرہ میں بھی بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ 1992ء سے آپ کا قیام میر پور خاص میں تھا جہاں آپ لمبے عرصہ تک امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری تعلیم القرآن کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔

باقی صفحہ 8 پر

مسالہ جات اور جڑی بوٹیوں کے فوائد

دار چینی: دار چینی کے درخت سری لنکا، بھارت، ملائیشیا اور ہمارے ملک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس خوشبودار جڑی بوٹی میں مینگنیز اور ایلڈر ہائڈ (ایک کیمیائی مرکب) ہوتا ہے جو ہڈیوں، عضلات اور بافتوں کو مضبوط بناتا ہے۔ نزلے، زکام سے لے کر جوڑوں کے درد اور سوجن میں بھی یہ جڑی بوٹی بے انتہا فائدہ دیتی ہے۔ اور جسم میں شکر کی سطح کو اعتدال پر رکھتی ہے۔

سونف: بھنی ہوئی سونف کھانے کے بعد چکھ لیجئے یہ اکسیر ہے۔ بینائی کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ افسردگی کے علاوہ ہاضمے کے مسئلہ کو حل کرتی ہے۔ ذہنی فتور Dementia کے لئے مفید غذائی جزو ہے۔ اس میں اہم ترین معدنی جزو پوٹاشیم موجود ہے۔

میتھی: میتھی تازہ ہو تو ہم اسے پالک اور دیگر ساگوں کے ساتھ بھی پکاتے ہیں اور آلوؤں کے ساتھ بھی خوش ذائقہ ترکاری بنتی ہے۔ اس کے طبی فوائد پر توجہ دی جائے تو یہ کولیسٹرول LDL کی سطح کم کرنے کے لئے بے حد مفید بوٹی ہے۔ ذیابیطس کی ٹائپ-2 اور دل کے مریضوں کے لئے بہترین غذائی نسخہ ہے۔

ہلدی: ہلدی بہترین اینٹی سپٹک ہے۔ سبزیوں، ترکاریوں کے علاوہ گوشت کے ہر قسم کے سالن میں ڈالی جاتی ہے۔ مچھلی پکاتے وقت بھی ہلدی ہی سے اس کی بو دور کی جاتی ہے۔ اس میں وٹامن-C ہوتا ہے۔ جو ہماری قوت مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔ اس میں سوزش اور ورم دور کرنے کی خاصیت ہوتی ہے۔

چٹکی بھر ہلدی پانی میں ملا کر پینے سے دل کی بیماریوں پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے اس لئے اسے دنیا بھر کے افراد اپنی غذا میں شامل رکھتے ہیں۔ امداد کے طور پر ہلدی ملے پانی کا استعمال جو اندرونی چوٹوں کے مندمل کرنے کا ایک بہترین غذائی نسخہ مانا جاتا ہے۔

زیرہ: یہ جزو ریڈیکلز کو کم کرتا ہے خاص کر خون میں شامل یہ ریڈیکلز ایسے مرکب ہوتے ہیں جو خلیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

روزانہ زیرے کی معمولی سی مقدار کھا لینے سے جگر کے افعال درست رہتے ہیں۔ جگر صحت مند ہوگا تو جسم کے زہریلے اثرات بھی ختم ہو سکتے ہیں۔ نیم گرم پانی کے ایک گلاس میں ایک چائے کے چمچ کے قریب زیرہ ملا کر پینے سے معدے کی جلن، سوزش اور اینٹھن دور ہو جاتی ہے اور ہاضمہ بھی ٹھیک رہتا ہے۔

(ماہنامہ ڈالڈا فروری 2015ء)

بقیہ از صفحہ 7 نماز جنازہ حاضر و غائب

آپ بڑے صاحب فراست اور علمی و ادبی ذوق کے مالک تھے۔ آپ نماز با جماعت کے پابند، ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، بہت خوش اخلاق اور خوش طبع، ہر ایک کے ہمدرد نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو قرآن کریم کا کثیر حصہ زبانی یاد تھا۔ میر پور خاص میں احباب جماعت کے گھروں میں جا کر بچے اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکان میں برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

وردہ فیبرکس (آئیں اور فائدہ اٹھائیں)
10 مارچ بروز منگل کو لان 2015 کا افتتاح
لان ہی لان۔ آپ کی سہولت کے لئے پہلی دفعہ آپ کو 1P,2P,3P,4P لان ملے گی فیکٹری ریٹ پر
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

برین ٹانک سالہا سال سے آزمودہ (گھر کے ہر فرد کیلئے)
قیمت فی ڈبی /-250 روپے (مکمل کورس 6 ڈبیاں)
کمزوری یادداشت کیلئے حیرت انگیز شہرہ آفاق ٹانک
طالب علموں، دماغی و تخلیقی کام کرنے والوں کیلئے نایاب روزگار ٹانک
نوٹ: دواخانہ ہذا کی مکمل مفید و معلوماتی فہرست ادویات بذریعہ خط، ٹیلی فون Email مفت طلب کریں۔
جان یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ (چوک بیت المہدی)
دواخانہ: 047-6213149
موبائل: 0301-7964849
Email:atanasir1915@gmail.com

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

15 مارچ تک سیل - سیل - سیل
کراکری، بیڈ شیٹ پلاسٹک ڈنر سیٹ
پاک کراکری سٹور گولبازار ربوہ 047-6211007

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
آپکا اعتماد - ہماری پہچان
اعتماد کے 5 سال
ڈسکاؤنٹ مارٹ رعایت ہی رعایت
جیولری - کاسمیٹکس - ہوزری - لیڈیز بیگز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

ربوہ میں طلوع و غروب 10۔ مارچ

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:23
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:15

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 مارچ 2015ء

6:35 am	بیت طاہر کا افتتاح
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2015ء (سندھی ترجمہ)

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

دوکان / آفس کرایہ کیلئے خالی ہے
گول بازار کی بہترین Location پر OCS کے ساتھ
فون برائے رابطہ
047-6212566 , 0300-4209060

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
بیج جیولرز اینڈ بیچ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510، 049-4423173

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10